

اسلام میں لحم خنزیر کیوں حرام ہے؟

قاصد محمد شمس الدین

راقم الحروف کے ایک عزیز کچھ عرصہ قبل بسلسلہ ملازمت مغربی جرمنی میں مقیم تھے۔ وہ دینی مزاج اور تبلیغی ذہن رکھتے ہیں۔ سارا یورپ دیکھ چکے ہیں۔ امریکہ میں بھی رہے ہیں۔ قیام جرمنی کے زمانہ میں ان کا ایک خط آیا تھا جس میں خنزیر کے متعلق استفسار تھا۔ خط اور اس کا جواب انا دہ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

خط

محترم المقام جناب قاضی صاحب دام لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے کہ آپ سب بخیریت ہوں گے۔ میں بھی مسیح اہل بخریت ہوں۔ گروہوں کی چھٹیوں میں ہم لوگ امریکہ گئے تھے کافی دن ویاں رہنا ہوا۔ اکثر محفلوں میں میرے مسلمان ہونے اور خنزیر سے اجتناب کرنے کی وجہ سے یہ مسئلہ موضوع بحث رہتا تھا کہ اسلام میں خنزیر کو کیوں حرام قرار دیا گیا ہے، جبکہ لحم خنزیر انتہائی مقوی غذا ہے، اس سے طاقت بدنی بے حد بڑھ جاتی ہے، اور اس کے کھانے والوں کی عمریں بہت لمبی ہوتی ہیں۔ وہ لوگ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے "محامد" اور "مناقب" بیان کرتے تھے۔ میں اپنی سمجھ کے مطابق ان کو جواب دیتا رہتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے کہ معلومات کی کمی کی وجہ سے میں ان لوگوں کی پوری تسلی نہ کرا پاتا تھا۔ میں یہی کہتا تھا کہ ہمارے مذہب میں یہ حرام ہے۔ لیکن ان لوگوں کی طرف سے "یہ تو کوئی جواب نہ ہوا" سنا پڑتا تھا۔ اب آپ کو تکلیف دی جاتی ہے کہ اس سلسلہ میں میری راہ نمائی فرمائیں۔ ساتھ ہی یہ بھی گزارش ہے کہ کوئی آیت یا حدیث نہ لکھیں کہ ان کے حوالے ان لوگوں میں کارگر نہیں ہوتے۔ صرف عقلی دلائل سے

ثابت کریں کہ لحم خنزیرہ کو کیوں حرام قرار دیا گیا۔

دآپ کا مخلص).....

جواب

عزیز محترم!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ- عرصہ کے بعد والا نامہ سے سرفراز فرمایا اور وہ

بھی "سلام روتائیاں" قسم کا تھا۔ پھر بھی شکر واجب ہے کیونکہ آپ کے خط سے آپ کی غیریت

تو معلوم ہو گئی۔

عزیز میں اب یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ پروپیگنڈہ کے فن میں یورپ کو کمال حاصل ہے جس

کے بل بوتے پر یورپی تہذیب کے بے شمار قبائح ہم لوگوں میں مقبول کر لئے گئے۔ اپنے دورِ فتلا

میں انگریزوں نے برصغیر پاک و ہند میں اپنی تہذیب کو پھیلانے میں جو محنت کی اس کا نتیجہ یہ

نکلا کہ یہاں آہستہ آہستہ یورپی تہذیب کے تمام قبائح رواج پا گئے اور انعام اللہ خان نامہ (مردوم)

کو یہ لکھنا پڑا۔

دغا بازی چلن ٹھہری ریا، محبوب فن، ٹھہری

خدا رکھے سلامت اس کو یہ تہذیب انگریزی

اور اکبر الہ آبادی نے بھی فرمایا تھا۔

بات وہ ہے جو دائسرائے کہے خمر وہ ہے جو "پابنیز" میں چھے

بچپن میں آپ نے بھی یہ روایتی قصہ سنا ہو گا کہ ایک دن اسکول کے بچوں نے ایک

بنائی کہ آج ماسٹر صاحب کو بخار چڑھا کر چھٹی منانی چاہیے۔ انہوں نے طے شدہ منصوبہ کے مطابق

ماسٹر جی کو باری باری کہنا شروع کیا۔ ماسٹر جی! خیر تو ہے آپ کا رنگ پیلا ہوا جا رہا ہے بخار تو

نہیں ہو گیا؟ دو چاند بچوں کو تو ماسٹر جی نے استقامت سے جواب دیا آخر بچوں کے مسلسل استفاد

سے ماسٹر جی کی استقامت نے ہتھیار ڈال دیئے۔ نتیجہ بچوں کا پروپیگنڈہ کامیاب رہا۔ ماسٹر

جی کو واقعی بخار چڑھ گیا اور سکول میں چھٹی ہو گئی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ دوسری جنگ عظیم میں ہٹلر

نے اپنی کابینہ میں پروپیگنڈہ کی ایک مستقل وزارت قائم کی تھی اور اس میں پروپیگنڈہ کے ایسے

ماہرین رکھے تھے جن کے سربراہ غالباً ڈاکٹر گوٹلبرگ تھے جو جرمن عوام کے اذمان کو اس طرح تیار

رکھتے تھے کہ وہ شکست کو فتح سمجھتے رہیں۔ اب بھی تمام یورپی ممالک کا یہی حال ہے۔

مذہب بھی ان کی مخالفت کرتا ہے۔

انگریزی کا ایک مشہور مقالہ ہے کہ "انسان
دہری کچھ ہوتا ہے جو وہ کھاتا ہے" ڈاکٹروں کے

اسلام نے خنزیر کو کیوں حرام کیا؟

(اوقال کے مطابق جو آگے آئیے) لحم خنزیر اتہانی مضر غذا ہے اس لئے کہ اس کے کھانے سے انسان
میں اخلاق رذیلہ پیدا ہوتے ہیں اور اس کی روحانی و اخلاقی قوتیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ سوروں کی
زندگی کا یہ عام مشاہدہ ہے کہ ایک مادہ کے پیچھے بیک وقت دس دس بیس بیس نزلے رہتے ہیں
بالکل یہی حالت خنزیر خورد قوموں کی ہے۔

انسان کی زندگی روح اور جسم سے مرکب ہے۔ جو چیز جسم کو نقصان دیتی ہے وہ مضر جسمانی
کہلاتی ہے۔ اور جو چیز روح کو نقصان دیتی ہے وہ مضر روحانی کہلاتی ہے۔ چونکہ لحم خنزیر روح
کے لئے بھی مضر ہے اور جسم کے لئے بھی پہلے لحم خنزیر کے استعمال کی روحانی مضرتیں بتائی جائیں گی
اور آخر میں جسمانی مضرتوں کا ذکر ہوگا۔

روحانی مضرتیں | لحم خنزیر روح کی جس غیرت کو ختم کر دیتا ہے۔ جو تو میں لحم خنزیر استعمال کرتی
ہیں ان میں غیرت کا مادہ ختم ہو جاتا ہے اور بے غیرتی آجاتی ہے۔ اسی لئے یورپ میں شرم، حیا
اور غیرت بے معنی الفاظ بن کر رہ گئے ہیں۔ لحم خنزیر نے ان کی اس جس کو ایسا فنا کیا ہے کہ کسی
طرح کی بے غیرتی اور بے حیائی ان کو محسوس ہی نہیں ہو سکتی۔ حامد کے سامنے بیوی کا، باپ کے
سامنے بیٹی کا، بھائی کے سامنے بہن اور بیٹے کے سامنے ماں کا کسی بھی غیر مرد سے آزادانہ اختلاط
قطعاً معیوب نہیں حتیٰ کہ سربراہان مملکت جب اپنی بیگمات کے ساتھ دوسرے ممالک کا دورہ
کرتے ہیں تو خیر سگال کے اظہار کے لئے ایک سربراہ کی بیگم دوسرے سربراہ کے پہلو میں کھڑی ہو
کر تصویریں کھچاتے ہیں اور اس کو باعث فخر تصور کیا جاتا ہے۔

اخبارات میں چھپتا تھا کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران صدر امریکہ آئزن ہاور مسٹو چرل سے
مشورہ کے لئے لندن گئے۔ چرچل کے مکان پر پہنچے تو اس وقت چرچل غسل خانہ میں کپڑے اتار
کر نہانے جا رہے تھے۔ اتنے میں ملازم نے چرچل کو آئزن ہاور کی آمد کی اطلاع دی چرچل
نے جواب دیا کہ ان کو غسل خانہ ہی میں بھیج دو۔ آئزن ہاور اس خیال سے کہ ابھی چرچل صاحب

نے کپڑے نہ اتارے ہوں گے۔ غسل خانہ میں جا داخل ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ چہرچل صاحب بالکل ننگ دھڑنگ کھڑے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر آئزن ہاؤر کچھ ٹھٹھکے تو چہرچل صاحب کہنے لگے۔ ”خوش آمدید آجیئے آجیئے! ہم آپ سے اپنی کوئی چیز چھپا کر نہیں رکھنا چاہتے۔ یہ ہے مغربی دنیا کے دو عظیم رہنماؤں کا حال۔ تا بہ دیگر ال چہر رسد۔

پاکستان کے مشہور پامسٹ ایم اے ملک نے اپنی کتاب ”ماٹھ کی زبان“ میں اپنا شاہدہ لکھا ہے کہ امریکہ میں جب کوئی لڑکی جوان ہو جاتی ہے تو اس کی سب سے بڑی خواہش یہ رہتی ہے کہ اس کے بہت سے دوست BOY FRIENDS ہوں۔ اور اگر کسی لڑکی کے دوست تھوڑے ہوں تو وہ اور اس کے والدین پریشان ہوتے ہیں کہ لڑکی کو DATES نہیں آرہیں۔ اور جس لڑکی کے بہت سے دوست ہوں وہ قابلِ قدر اور لائقِ عزت تصور کی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بی بی فیصد لڑکیاں، سویڈن کی رپورٹ کے مطابق، شادی سے پہلے ہی مائیں بن جاتی ہیں اور اس بات کو بالکل معیوب نہیں سمجھا جاتا SKIN TO SKIN IS NO SIN ان کا معروف مقولہ ہے اس لئے نہ تو ان حرامی بچوں کو اپنے حرامی ہونے پر کوئی مذمت ہوتی ہے نہ ہی ان کی ماؤں کو وہ حرامی بچوں کو جنم دے کر بھی معزز کی معزز ہی رہتی ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ جو تیس فی صد بچے حلالی تصور ہوتے ہیں ان کے متعلق بھی لعین سے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ فی الواقع حلالی ہیں کیونکہ ان کے ماں مرد و زن کا جنسی اختلاط عرفاً اور مذہباً جائز ہوتا ہے۔ عرفاً جائز ہونے کا تو سلاہیورپ گواہ بلکہ زندہ ثبوت ہے اور مذہباً سے مراد جیساٹیوں کا شرعی قانون ہے جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے جنسی بے راہ روی کے ساتھ شراب نوشی کو ملا کر غور کیجئے تو معلوم ہو گا کہ معاملہ ”دوالتہ“ ہو جاتا ہے۔ شارح علیہ السلام نے اپنی مبارک زبان نبوت سے شراب کو ”خمر عقل“ فرمایا ہے۔ انسان نشہ کی حالت میں عقل و شعور سے بالکل عاری ہو جاتا ہے اور ہر قسم کی بے حیائی کے کام کر گزرتا ہے۔ اور جب مرد کے ساتھ عورت بھی نشہ میں ہو تو کسی کو بھی ہوش نہیں رہتا چاہے ان دونوں کا آپس میں کتنا ہی مقدس رشتہ کیوں نہ ہو۔ حتیٰ کہ ماں، بہن کا امتیاز بھی اٹھ جاتا ہے۔ چونکہ خمر و خنزیر ان کی گھٹی میں پڑے ہیں اس لئے بے حیائی اور بے شرمی بھی ان کے خمیر میں ہوتی ہے۔ کل کی بات ہے کہ عقل و خرد کے سب سے بڑے مدعی انگریز نے لندن کی پارلیمنٹ میں ہم جنسی

کے جواز کا نانون بنا کر توڑم کو کھلی چھٹی دے دی ہے کہ مرد مرد کے ساتھ "شادی" کرے۔

جنسی بے راہ روی بائبل میں | عیسائیوں نے بائبل میں ایسی حیا سوز تحریر لکھی ہیں کہ تہذیب
شرافت سرپیٹ کر رہ جاتی ہے۔ گندے واقعات کو یہ کتاب مقدس کے مکمل حوالوں کے ساتھ شرم و
حیا کے الفاظ میں پیٹ کر لکھا جاتا ہے۔۔

(۱) کتاب پیدائش باب ۲۹ تا ۳۸ میں حضرت لوط علیہ السلام کا شراب پی کر اپنی دو
کنواری لڑکیوں کے ساتھ۔۔۔۔۔ کا ذکر ہے جس سے وہ دونوں صاحب اولاد ہوئیں اور آگے
نسل چلی۔

(۲) کتاب سموئیل باب ۱۱ آیت ۲-۵ میں حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک بہت ہی گندہ
واقعہ لکھا ہے۔

(۳) کتاب ہوشیہ باب اول آیت ۲-۳ میں حضرت الیسع کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے
ایک ناحشہ عورت سے۔۔۔۔۔ کیا۔

(۴) یوسف علیہ السلام کے بھائی یہوداہ (جو نبی تھے) کے متعلق کتاب پیدائش باب ۳۸
آیت ۱۵-۱۸ میں لکھا ہے کہ انہوں نے اپنی بہو کے ساتھ۔۔۔۔۔ کیا اور وہ حاملہ ہو گئی۔

(۵) حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق سلاطین اول باب ۱۱، آیت ۱-۶ میں لکھا
ہے کہ غیر عورتوں سے عشق کرتے تھے۔ اسی طرح دوسرے انبیاء پر بھی طرح طرح کے گھناؤنے
الزامات لگائے اور نتیجے میں پادری صاحبان کو ہر عیسائی کی "جسمانی فصل" کاٹنے کی اجازت
مل گئی۔ ۱- کرنتھیوں باب ۹- آیت ۱۱۔

اسلام کا ایک ادنیٰ کرشمہ | اب یورپ کی اس مجبوظہ حیالی کے مقابلہ میں مشرقی ممالک کے
مسلمانوں کے نظام عفت و عصمت کو دیکھئے۔ جہاں یورپ کی نحوستیں نہیں پہنچیں وہاں توڑاوی
بچے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور جہاں یہ نحوستیں پہنچ گئی ہیں وہاں بھی بعض اوقات ایسے
واقعات رونما ہو جاتے ہیں جو حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔

۱۹۲۷ء کا واقعہ ہے۔ انگریزی فوج نے کوٹا چھاؤنی سے آفریدیوں کے علاقہ تیراہ کے
ایک گاؤں پر گولہ باری کر کے اس کو تباہ کر دیا۔ اس گاؤں کے ایک پچیس سالہ نوجوان عجب خان

آفسریدی نے حلف اٹھایا کہ میں اس کا انتقام لوں گا۔ یہ گولہ باری میجر ایلس کی ننگرانی میں ہوئی تھی۔ میجر کے ساتھ اس کی ایک بیوی مسز ایلس اور ایک بیس سالہ لڑکی مس ایلس تھی۔ عجب خان اس ناک میں لگا رہا کہ جس دن میجر ایلس کو ہلاک میں نہ ہو، مسز ایلس اور مس ایلس کو اٹھا لیا جائے۔ چنانچہ ایک دن عجب خان کو خبر نے اطلاع دی کہ میجر ایلس لاہور گیا ہوا ہے۔ عجب خان نے چار آدمیوں کی چھاپہ مار پارٹی تیار کی۔ عجب خان اور اس کا ایک ساتھی مس ایلس کو اٹھانے پر مقرر ہوئے اور باقی دو نے مسز ایلس کو اٹھانے کا ذمہ لیا۔ ان دو نے مسز ایلس کو دبوچ کر منہ میں رومال ٹھونسنا چاہا تو مسز ایلس نے شور کیا۔ انہوں نے اسے گولی مار کر بوتر پر ہی ٹھنڈا کر دیا۔ عجب خان نے مس ایلس کو قابو کر کے اٹھا لیا اور جنگلوں کی عتقی دیوار پھانڈ کر نکل گیا۔ تین ماہ تک عجب خان مس ایلس کو جنگلوں اور پہاڑوں میں لئے لئے پھرتا رہا۔ ادھر اس نے دو سو رائفیل پچاس ہزار کا تو اس اور پچاس ہزار روپیہ نقد اپنے گاؤں پر بمباری کا تاوان طلب کیا۔ پہلے تو انگریز نے بہت کوشش کی کہ تاوان نہ دینا پڑے اور مس ایلس واپس مل جائے۔ لیکن مایوس ہو کر تاوان دینا منظور کر لیا۔ لٹڈی کوتل میں آفسریدی قوم کا بہت بڑا جبرگہ مشق ہو جس میں انگریزوں سے تاوان لینا اور مس ایلس کو واپس کرنا تھا۔ عجب خان مس ایلس کے ہمراہ پہنچا۔ مس ایلس پٹھانوں کے روایتی لباس میں ہرشاش بشاش اور خوشبو دم دکھائی دے رہی تھی۔ میجر ایلس نے اس جگہ ایک خیمہ لگوایا۔ وہ ایک لیڈی ڈاکٹر ساتھ لایا تھا تاکہ مس ایلس کا ڈاکٹری معائنہ کرے۔ جب باپ بیٹی ملے تو میجر ایلس نے بیٹی سے کہا کہ تم لیڈی ڈاکٹر کے ہمراہ اس خیمے میں چلی جاؤ یہ تمہارا ڈاکٹری معائنہ کریں گی۔ یہ سنتے ہی مس ایلس جھلا اٹھی اور کہنے لگی کسی معائنے کی ضرورت نہیں عجب خان نے جب مجھے اٹھایا تھا تو شہر سے باہر لے جا کر پہلی بات مجھ سے یہی کہی تھی کہ تم میری بہن ہو تم اپنی جان اور عصمت کے متعلق بالکل نگر مند نہ ہونا تم بالکل محفوظ رہو گی۔ ہمارا جنگلوں تمہاری قوم کے ساتھ ہے۔ تمہارے ساتھ ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ہے۔

اس کے بعد یہ مجھے جنگلوں اور پہاڑوں میں لئے لئے پھرتا رہا۔ بعض دشوار گزار گھاٹیوں میں مجھے کندھے پر اٹھالیتا تھا۔ ہم تین مہینے اکٹھے رہے۔ اس نے ایک حقیقی بھائی سے بھی زیادہ

میرے آرام کا خیال رکھا۔ انڈے، ڈبل روٹی، بسکٹ اور مکھن میرے لئے ہر حال میں جہیا کرتا رہا۔ اور جس حال میں مجھے لیٹر سے اٹھایا تھا بالکل ویسے ہی آپ کے حوالے کر دیا ہے۔ یہ واقعہ یورپ اور امریکہ کے اخبارات میں چھپا تو تین لاکھ بیس سو روپے خنزیر اور شراب کاریا یورپ یہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ ایک بیس سالہ شخص کو نوانا نوجوان لڑکا اور ایک بیس سالہ نوجوان دو مشیزہ تین ماہ اکٹھے رہیں اور یہ بارود اور آگ مل کر بھی مشتعل نہ ہو کر سکیں۔ لاکھوں درد ہوں اس پاک ہستی محمد پر حق کی پاک تعلیم کی برکت نے یورپ کو بیسویں صدی کا یہ عمیر العقول واقعہ دکھایا۔

کیا طم خنزیر کھانے سے عمر طویل ہوتی ہے؟ عزیز محترم! یورپ کے اس پروپیگنڈہ میں بالکل کوئی حقیقت نہیں ہے کہ خنزیر کھانے سے عمر میں لمبی ہو جاتی ہیں۔ موجودہ زمانے میں چرچل کی عمر سب سے زیادہ بیان کی جاتی ہے یعنی ۹۴ سال اور یہ کوئی خاص لمبی عمر نہیں ہے ابھی حال ہی میں پاکستان کی بین الاقوامی شہرت کی مالک علمی شخصیت مولانا سید محمد یوسف نوروی کے والد ماجد حضرت مولانا سید محمد ذکریا صاحب کا انتقال ہوا ہے آپ کی عمر ایک سو ایک سال کی تھی۔ اور پاکستان ہی کی ایک دوسری معروف شخصیت مولانا عبدالمعجود صاحب کے متعلق حضرت مولانا نوروی صاحب کا بیان ہے کہ میرے والد مولانا ذکریا صاحب کی جب ولادت ہوئی تو اتفاق سے مولانا عبدالمعجود صاحب ہمارے دادا مولانا مزمل شاہ صاحب کے پاس آئے ہوئے تھے۔ میرے دادا صاحب نے اپنے نو مولود بیٹے اور میرے والد صاحب کو مولانا عبدالمعجود سے دم کرایا تھا اور دعا بھی کرائی تھی۔ یہ مولانا عبدالمعجود صاحب بفضلہ تعالیٰ اب بھی اچھی صحت کے ساتھ بعقید حیات میں۔ ان کا حافظ اب بھی غضب کا ہے گزشتہ زندگی کی تمام باتیں انہیں اچھی طرح یاد ہیں۔

۲۔ چند سال پہلے روسی سفارت خانہ نے پاکستان کے اخبارات میں روسی آذربائیجان کے ایک صاحب شیر علی مسکوف کا فوٹو شائع کیا تھا۔ اس وقت اس کی عمر ایک سو اسی برس بتائی گئی تھی۔ اور تین سو سے زیادہ اس کے پوتے پڑپوتے زندہ تھے۔ اور شیر علی اس عمر میں بھی گھوڑے کی سواری کرتا تھا۔

۳۔ انہی دنوں ہندوستانی حکومت نے اعلان کیا تھا کہ انڈین بنگال میں ایک بنگالی رقم علی نامی ایک تو بیا سی برس کا صحت کے ساتھ موجود ہے۔

۴۔ سال گزشتہ ایرانی حکومت نے پاکستان ٹائٹلز میں ایک شخص محمد زاہد نامی کی تصویر شائع کی تھی اور بتایا تھا کہ اس کی عمر ایک سو باسٹھ (۱۶۲) برس کی ہے۔

یہ تمام مشہور آفاق معززین اشخاص بلفعل تعالے مسلمان اور شراب و خنزیر سے مجتنب ملت کے افراد ہیں۔

لحم خنزیر اور بدنی طاقت؟ اب اس دعویٰ کو لیجئے کہ لحم خنزیر کھانے سے انسان کی طاقت بدنی بہت بڑھ جاتی ہے۔ عزیز من! یہ دعویٰ بھی نری ڈینگ ہے۔ آج سے پچاس برس پہلے یورپ کا چیمپین اور آپ کے جرمنی کا مایہ ناز سپوت زلسکو (ZABESKO) پہلوان ہندوستان آیا تھا۔ گاماں پہلوان مرحوم ان دنوں مہاراجہ ٹیپالہ کے پاس رہتے تھے۔ زلسکو کے ساتھ کشتی مقرر ہوئی۔ مہاراجہ ٹیپالہ گاماں کو خود لے کر گئے۔ لاکھوں تماشاخی موجود تھے۔ گاماں نے پہلے ہی اڑنگے میں ”زلسکو“ کو چاروں شانے چت کر دیا۔ اور اس دن سے گاماں ”رستم زماں گاماں پہلوان“ کے نام سے مشہور ہیں۔ اور اب بھی گاماں پہلوان کے بھتیجے بھولو بولادان، اسلم اکرم وغیرہ، ایشیا یورپ افریقہ اور امریکہ میں دندانے پھرتے ہیں اور کہیں بھی کوئی خنزیر خور پہلوان ان کو شکست نہ دے سکا۔

آج محمد علی کلبے کی شہرت کس چیز کی رہیں منت ہے اس نے سے کش اور خنزیر خور یورپ امریکہ کے تمام مکہ بازوں کے دانت کھٹے کر دیئے ہیں۔

لحم خنزیر طبی نقطہ نگاہ سے عزیز من! آپ نے لحم خنزیر کی روحانی مضرتیں تفصیل سے ملاحظہ فرمائیں۔ اب جسمانی مضرتوں پر توجہ دیجئے۔ برصغیر کے مشہور ڈاکٹر اور حکیم غلام حیلان لاہوری مرحوم نے اپنی مشہور آفاق کتاب ”مخزن حکمت“ یا گھر کا ڈاکٹر اور حکیم جلد اول میں لکھا ہے کہ ”سور کا گوشت نہایت چرب، ہلا اور دیر ہضم ہوتا ہے اور چونکہ سور ہر قسم کی گندگی اور نجاست کھاتا ہے اس لئے خصوصاً ہندوستان میں اس کا گوشت نہایت مضر اور مولد امراضِ جیدہ ہے۔ سور کا گوشت کھانے والوں کو مرض سکرانولا (خنازیر) اور ٹی نیا سوسلم کہہ کر دلاتا

کی نسبتاً زیادہ شکایت ہو جاتی ہے اور مرض ٹرمی کافی نو سس بھی ہو جاتا ہے کیونکہ سٹور کے گوشت میں ٹرمی کافی ایک قسم کے تھایت باریک کرم پائے جاتے ہیں۔ اور اس کا گوشت کھانے سے جب وہ کرم جسم انسانی میں چلے جاتے ہیں تو ان کی ترخش اور سمیت سے مرض مذکور ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی علامات ایسی ہوتی ہیں جیسے کہ مرض ہیضہ یا ذہر سٹکھیا کی اور جب یہ کرم عضلات میں چلے جاتے ہیں تو ان میں سخت درد ہونے لگتا ہے اور بعض اوقات فالج وغیرہ ہو جاتا ہے اور جب جسم انسان میں ان کرموں کی زیادتی ہو تو پھر موت یقینی ہے۔ یہ تو ڈاکٹروں کی رائے ہے اور اطباء متقدمین نے بھی لکھا ہے کہ ”سٹور کا گوشت کھانے سے کسی قسم کے امراض مثلاً فیل پاروجع المفاصل اور فساد عقل وغیرہ ہو جاتے ہیں۔“

تائید مزید اراقم کے ایک مخلص دوست جناب ایم ایم ہدی صاحب ٹیلی کمیونیکیشن کی ٹریننگ کے لئے مغربی جرمنی گئے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ہم سے بھی خاص طور پر کھانے کی میز پر یہ سوال ہوتا تھا کہ آپ لوگ لحم خنزیر کیوں نہیں کھاتے پہلے تو میں بات کو طالتا رہتا تھا لیکن ایک دن ایک صاحب نے ذرا زور دے کر پوچھا تو میں نے اس کو کہا کہ آپ لوگ لحم خنزیر کھاتے کیوں ہیں؟ اس نے کہا کہ دنیا میں غذا کی کمی ہے اور سٹور کا گوشت ایک مقوی غذا ہے جوافر مقدار میں دستیاب ہو سکتی ہے اور سٹور بہت شریف جانور ہے وغیرہ وغیرہ۔ میں نے کہا لیکن سٹور سے زیادہ کتا وافر مقدار میں موجود ہے بھد و فادان ذہین اور جفاکش جانور ہے برناتی علاقوں میں یہ گاڑیاں تک کھینچتا ہے اپنی ذہنی صلاحیتوں سے دشمنوں کا کھوج لگا لیتا ہے غذا کی کمی کو پورا کرنے میں اس سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ علاوہ انہیں کتے میں اور بہت سی خوبیاں بھی ہیں تو آپ لوگ کتا کیوں نہیں کھاتے۔ میرا یہ کہنا تھا کہ وہ ناک بھوں چڑھاتا، تھو تھو کرتا چلا گیا۔ اس کے بعد مجھے جرمنوں کی دکھتی رگ مٹھ آگئی۔ جہاں کسی جرمن نے سٹور کے گوشت کا نام لیا میں نے فوراً کتے کے گوشت کا ذکر پھیر دیا۔ بعد میں مجھے پتہ چلا کہ خاص کر جرمنوں کو کتے کے گوشت سے اتنی ہی نفرت ہے جتنی کہ مسلمانوں کو سٹور کے گوشت سے ہے یا ہندوؤں کو گائے کے گوشت سے۔ عزیز من! خط کافی لمبا ہو گیا ہے اور چونکہ میں نے کوشش کی ہے کہ اسی ایک

نشست میں خط مکمل ہو جائے اس وجہ سے میں تو تنگ گیا ہوں۔ ممکن ہے آپ بھی
 پڑھتے پڑھتے تنگ جائیں۔ بہر حال خواہش یہ تھی کہ مضمون مکمل ہو جائے تاکہ آئندہ
 میں معید ہو۔ میری طرف سے اور گھر والوں کی طرف سے امریکن بیگم صاحبہ کو بھی سلام
 کہیں۔ ہم سب آپ کی سلامتی، باعزت زندگی اور بخیریت جلد وطن واپسی کے دعاگو اور
 متمنی ہیں۔ والسلام

اس خط کے ایک ماہ بعد عزیز موصوف کا دوبارہ خط آیا۔ اس
 میں لکھا تھا کہ: آپ کے خط بلکہ ہمیشہ قیمت مقالہ سے مجھے ٹھوس دلائل
 اور ہمیشہ قیمت علمی مواد ملتا تھا آگیا ہے اور بفضلہ تعالیٰ اب بحث میں ہر
 جگہ میرا ہی پلہ بھاری رہتا ہے۔ آپ نے بزرگانہ شفقت اور اسلامی
 ہمدردی کے جذبہ سے کام لے کر اتنا طویل خط لکھا۔ میں آپ کا بے حد
 ممنون ہوں اور آپ کے "تھک جانے" کے لئے معذرت خواہ۔ اللہ تعالیٰ
 آپ کو جزائے خیر بخشے۔ آمین!

اس کے ساتھ ایک گزارش اور بھی ہے۔ یہاں ایک اور سوال بھی
 عام طور سے دوران بحث پیش کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ اسلام غلامی کو کیوں
 تسلیم کرتا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غیر فطری چیز ہے اگر کبھی اس پر بھی روشنی
 ڈالیں تو ممنون ہوں گا۔"

